سوال

بینکوں کے حصص کی خریدوفروخت حرام اور سود ہے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بینکوں کے حصص خریدنے اور پھر ایک مدت کے بعد فروخت کردینے کے بارے میں کیا حکم ہے کہ اس طرح ایک ہزار کے تین ہزار بھی ہو جاتے ہیں، کیا یہ خریدوفروخت سود ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

بینکوں کے حصص کی خریدوفروخت جائز نہیں کیونکہ یہ تساوی اور تقابض کی شرط کے بغیر نقدی کی نقدی کے ساتھ بیع ہے اور پھر سودی اداروں کے ساتھ خریدوفروخت کی صورت میں تعاون کرنا بھی جائز نہیں ہے کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَتَعاوَنوا عَلَى البِرِّ وَالتَّقوىٰ ۖ وَلا تَعاوَنوا عَلَى الإِثمِ وَالعُدوٰنِ ۚ ٢ ... سورة المائدة

"اور نیکی اور پرہیزگاری کے کاموں میں تم ایک دوسرے کی مدد کیا کرو اور گناہ اور ظلم کی باتوں میں مدد نہ کیا کرو۔"

اور حدیث سے ثابت ہے:

(لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آکل الربا' وموکلہ' وکاتبہ' وشاہدیہ' وقال: ہم سواء) (صحیح مسلم' المساقاۃ' باب لعن آکل الربا وموکلہ' ح:1598)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے، کھلانے، لکھنے اور دونوں گواہی دینے والوں پر لعنت فرمائی ہے اور فرمایا کہ یہ سب گناہ میں برابر ہیں۔"

آپ کے لیے صرف راس المال ہی جائز ہے۔ آپ کے لیے اور دیگر تمام مسلمانوں کے لیے میری وصیت یہ ہے کہ تمام سودی معاملات سے مکمل طور پر اجتناب کریں اور جو کچھ پہلے ہو چکا ہے، اس سے اللہ تعالیٰ کی جناب میں توبہ کریں کیونکہ سودی معاملات تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ ہیں اور یہ اللہ تعالیٰ کے غضب اور عذاب کا سبب ہیں جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

الَّذينَ يَأكُلونَ الرِّبوٰا لا يَقومونَ إِلّا كَما يَقومُ الَّذى يَتَخَبَّطُهُ الشَّيطٰنُ مِنَ المَسِّ ۚ ذٰلِكَ بِأَنَّهُم قالوا إِنَّمَا البَيعُ مِثلُ الرِّبوٰا ۗ وَأَحَلَّ اللَّهُ البَيعَ وَحَرَّمَ الرِّبوٰا ۚ فَمَن جاءَهُ مَوعِظَةٌ مِن رَبِّهِ فَانتَهىٰ فَلَهُ ما سَلَفَ وَأَمرُهُ إِلَى اللَّهِ ۖ وَمَن عادَ فَأُولٰئِكَ أَصحٰبُ النّارِ ۖ هُم فيها خٰلِدونَ ٢٧٥ يَمحَقُ اللَّهُ الرِّبوٰا وَيُربِى الصَّدَقٰتِ ۗ وَاللَّهُ لا يُحِبُّ كُلَّ كَفّارٍ أَثيمٍ ٢٧٦ ... سورة البقرة

"جولوگ سود کھاتے ہیں وہ (قبروں سے) اس طرح (حواس باختہ) اٹھیں گے جیسے کسی کو جن نے لپٹ کر دیوانہ بنا دیا ہو، یہ اس لیے کہ وہ کہتے ہیں کہ سودا بیچنا بھی تو (نفع کے لحاظ سے) ویسا ہی ہے جیسے سود (لینا) حالانکہ سودے کو اللہ نے حلال کیا ہے اور سود کو حرام۔ تو جس شخص کے پاس اللہ کی نصیحت پہنچی اور وہ (سود لینے سے) باز آگیا تو جو پہلے ہو چکا وہ اس کا، اور (قیامت میں) اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے اور جو پھر لینے لگا تو ایسے لوگ دوزخی ہیں، وہ ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے۔ اللہ سود کو مٹاتا (بے برکت کرتا) اور خیرات (کی برکت) کو بڑھاتا ہے، اور اللہ کسی ناشکرے گناہ گار کو دوست نہیں رکھتا۔"

نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے :

يـٰأَيُّهَا الَّذينَ ءامَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَذَروا ما بَقِىَ مِنَ الرِّبوٰا إِن كُنتُم مُؤمِنينَ ٢٧٨ فَإِن لَم تَفعَلوا فَأذَنوا بِحَربٍ مِنَ اللَّهِ وَرَسولِهِ وَإِن تُبتُم فَلَكُم رُءوسُ أَموٰلِكُم لا تَظلِمونَ وَلا تُظلَمونَ ٢٧٩ ... سورة البقرة

"اے مومنو! اللہ سے ڈرو، اور اگر ایمان رکھتے ہو تو (تمہارا) جتنا سود (لوگوں پر) باقی رہ گیا ہے اسے چھوڑ دو۔ اگر ایسا تم نے نہ کیا تو آگاہ ہو جاؤ کہ اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے تمہارے خلاف اعلان جنگ ہے۔ اور اگر تم (اب بھی) توبہ کر لو (اور سود چھوڑ دو) تو تمہیں اپنی اصلی رقم لینے کا حق ہے نہ تم ظلم کرو، اور نہ تم پر ظلم کیا جائے۔" اور جیسا کہ سابقہ حدیث شریف سے بھی یہ معلوم ہوتا ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

محدث فتوی

فتوی کمیٹی